پروفیسر محمد حمزہ نعیم

رویت ہلال کی امکانی تاریخیں اور ناممکن رویت تاریخیں

مؤقر جریدہ ''نقیب ختم نبوت'' ملتان میں گذشتہ کئی ماہ سے بندہ کے مضامین بہ سلسلہ رویت ہلال شائع ہوتے آ رہے ہیں۔ کئی معزز قارئین کے خطوط بھی بندہ کو ملے ہیں بعض نے بندہ کی تحسین کی ہے بعض نے اظہار تعجب کیا ہے جبکہ بعض نے علمی قسم کے سوالات بھی پوچھے ہیں۔ بندہ کے مضامین مذکورہ کے ساتھ رویت ہلال کی امکانی تاریخوں کے نقشے بھی شائع ہوئے ہیں۔ ایک نقشہ گذشتہ شعبان سے ذی الحجہ ۱۴۲۱ھ تک کا تھا جبکہ ایک طویل نقشہ آنیوالے سال یعنی ۱۴۲۲ھ کے ماہ ذی الحجہ تک کیلئے بھی تھا۔ بندہ نے ان نقشوں میں شوال ۱۴۲۱ کے ۲۹ دن ہوکر ۲۶ جنوری کو پہلی کی بجائے ۳۰ شوال ہوئی۔ کئی احباب قارئین نے مجھے بڑی شفقت سے مطلع فرمایا کہ میری تحریر کردہ تاریخ غلط ثابت ہوگئی۔ بندہ نے بعض احباب کو انفرادی طور پر بھی جواب عرض کیا اور اب اس مضمون کے ذریعے مزید واضح کر رہا ہوں کہ ان احباب نے اگر ذرا غور فرمایا ہوتا تو میرا موقف نادرست نہیں بلکہ زیادہ درست ثابت ہوتا۔ میرا موقف یہ تھا کہ ۲۴ جنوری کو پوری اسلامی دنیا میں رویت ناممکن ہے اور یہ کہ ۲۵ جنوری کو رویت کا امکان ہے کالم نمبر۴ کا عنوان ''امکانات'' لکھا ہوا ہے۔ ہلال نظر آنا ضروری نہیں لکھا۔ پھر جب ۲۵ جنوری کو بھی نظر نہیں آیا تو عرب ممالک میں دو دن پہلے ۲۴ جنوری کو کیسے نظر آ گیا؟ اور ہاں ۲۵ جنوری کو چاند کی عمر قابل رویت تھی لیکن سورج اور چاند کے غروب میں فاصلہ صرف ۴۲ منٹ کا تھا۔ سعودی عرب میں دو منٹ اور اضافہ کر لیجئے۔ جب تک سورج غروب ہونے میں اور چاند کے افق مغرب میں غروب ہونے میں کم از کم ۵۰ منٹ کا فرق نہ ہو ہلال نظر آنا ناممکن ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ہلال ۲۵ کی شام کی بجائے ۲۶ کی شام نظر آیا۔ اور ۲۷ جنوری کو اول ذی قعدہ شمار ہوئی۔ اسی طرح میرے نقشہ مطبوعہ نقیب ختم نبوت میں صفر ۱۴۲۲ھ کیلئے رویت ہلال کا امکان تو ۲۴۔ اپریل کو ہے کیونکہ ہلال کی عمر بوقت غروب شمس پاکستان میں ۲۲ گھنٹے اور سعودیہ میں ۲۴ گھنٹے ہوگی مگر غروب شمس اور غروب قمر میں فاصلہ پاکستان میں ۴۴ منٹ اور سعودیہ میں ۴۷ منٹ ہوگا لہٰذا ہلال صفر نہ یہاں نظر آئے گا نہ وہاں نظر آئے گا اور ۲۳۔ اپریل ۲۰۰۱ء کو تو رویت ہلال ممکن ہی نہیں مگر نیومون سسٹم کے تحت عرب ممالک میں ۲۳۔ اپریل کی شام شب اوّل یعنی رویت ہلال کا اعلان کر دیا جائے گا۔ اور ۲۴۔ اپریل کو اوّل صفر شمار ہوگی۔ اب اگر ہمارے علما بھی نیومون سسٹم کا اعلان مان لیں تو یہاں بھی ۲۴۔ اپریل کو اول صفر اور اگر عرب علما بلکہ عرب حکام ''آنکھوں دیکھا چاند'' نظام مان لیں تو وہاں بھی ۲۶۔ اپریل کو اول صفر ہوگی۔ اسی طرح جب ۲۴ فروری کی رات پاکستان رویت ہلال کمیٹی کا اعلان ہوا اور دوسری صبح اخبارات میں بھی شائع ہوا کہ چاند نظر نہیں آیا لہٰذا ذی قعدہ بھی تیس دن کا ہوگا۔ (خیال رہے کہ اس سے پہلے شعبان، رمضان اور شوال بھی تیس تیس دن کے ہو چکے تھے اور اب ذی قعدہ بھی ہلال نظر نہ آنے پر ۳۰ دن کا ہو جاتا)۔ ایسا

ممکن تو ہے۔ علامہ ضیاء الدین لاہوری کا ایک مضمون گذشتہ سال شائع ہو چکا ہے کہ ۳۰۔۳۰ کے پانچ مہینے بھی لگا تار آ سکتے ہیں اور انہوں نے دلائل دیئے ہیں اور گذشتہ سال چار ماہ لگا تار ۳۰۔۳۰ دن کے آ چکے ہیں مگر یہاں بات یہ تھی کہ ۲۴ فروری کو بوقت غروب شمس ہلال کی عمر پاکستان میں زائد از ۲۹ گھنٹے تھی غروب شمس اور غروب قمر میں فاصلہ بھی ۵۵ منٹ تھا لہذا مجھے بھی تھوڑی سی فکر پیدا ہوئی مگر نصف شب کے قریب پاکستان مرکزی رویت ہلال کمیٹی کا نظر ثانی شدہ اعلان آ گیا کہ بعض جگہوں سے شرعی شہادت آ گئی ہے۔ لہذا ۲۴ فروری چاند رات اور ۲۵ فروری اول ذی قعدہ شمار ہو گی اور اس طرح میری تائید ہو گئی۔ تاہم اصحاب عقل و خرد ذی شعور قارئین پر ہم واضح یہ کرنا چاہتے ہیں کہ ہمارا مقصود یا مرکز توجہ ممکنہ رویت ہلال نہیں بلکہ اصل مرکز توجہ شہادت کا ذبہ کا روکنا ہے یعنی وہ تاریخیں مرکز توجہ ہیں جنہیں رویت ہلال ناممکن ہے۔ براہ کرم ان دوسطور کو دوبارہ غور فرمالیں۔ ہم یہ کہہ رہے تھے کہ ۲۳ فروری کو شام رویت ہلال پوری دنیا میں ناممکن ہے۔ ہلال نہ پاکستان میں نظر آئے گا نہ عالم عرب میں۔ یورپ و امریکہ میں۔ علمی رویت یعنی نیومون تھیوری کی شہادت آپ کی کسی بھی عالم فلک سے لے لیں اور وہ میں بھی دے سکتا ہوں۔ جب ۲۳ فروری و بوقت غروب رویت ہلال ناممکن ہے چاند کی عمر چند گھنٹے سے زیادہ نہیں بقول مفتی محمد شفیع رحمتہ اللہ علیہ ''چاند کے وجود سے انکار نہیں'' مگر آنکھوں سے چاند نظر نہیں آ سکتا۔ گذشتہ کئی مہینوں سے میرے مضامین میں اہل علم اور حجاج کرام کو دعوت بلکہ چیلنج دیا گیا تھا اور مجھے یقین ہے جن اہل علم اور حجاج کرام نے حجاز مقدس میں چاند ڈھونڈا ہو گا وہ ۲۳ فروری کی شام چاند نہ پا سکے ہوں گے پھر ۲۴ کو کس طرح پہلی ہوئی اور ۵ مارچ کو قربانیاں کیسے درست ہوئیں؟ علمائے اسلام ہی اس سوال کا جواب دے سکتے ہیں۔ انہی کا یہ منصب ہے البتہ درخواست ضرور ہم کریں گے کہ حجاز مقدس یا ان علاقوں میں جہاں روزے عیدین دو دن یا ایک دن مرکزی رویت ہلال کمیٹی کے اعلان سے پہلے ہوتی ہیں۔ وہاں بہ نفس نفیس تشریف لیجا کر چاند خود ملاحظہ کریں، ان کے نظام شہادت کا علمی سوال جواب نہیں، عینی رویت کریں تین چار ماہ مسلسل ایسا کریں تو ہماری بات غلط ثابت نہ ہو گی۔

ماخذ حسب سابق رویت ہلال کمیٹی مفتی اعظم پاکستان محمد شفیع رحمہ اللہ، رویت ہلال ضیأ الدین لاہوری جوہر تقویم ضیاء الدین لاہوری، سرور عالم جنتری، برنی تقویم کراچی

حضرت مولانا
محمد علی جالندھری
رحمہ اللہ

تالیف: مولانا محمد سعید الرحمن علوی رحمہ اللہ
مقدمہ: حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب دامت برکاتہم
مجاہد ختم نبوت اور عظیم مبلغ کی داستان حیات
جدوجہد اور خدمات قیمت:=/100
بخاری اکیڈمی دار بنی ہاشم مہربان کالونی ملتان